

کی تو دنیا وسعت کے باوجود میرے لیے تنگ نظر آئی۔ اس پر اسے ندامت کا پسینا شروع ہوا۔ وہی پسینا ہے، جس نے بہ بہ کر دریاؤں اور سمندروں کی شکل اختیار کر لی ہے۔

۷۔ **شرح :** یہ دنیا محض خیالی اور اعتباری حیثیت رکھتی ہے یعنی فکر و خیال کا پیدا کیا ہوا ایک حلقہ ہے، اس کی حقیقت کوئی نہیں۔ اے اسدا! کہیں اس دھوکے میں مبتلا نہ ہو جانا کہ دنیا کا وجود حقیقی ہے اور ہستی کوئی خارجی حیثیت رکھتی ہے۔ اعتباری اور خیالی شے کو حقیقی سمجھ لینا یقیناً عقل و فہم کا فریب ہے، جس سے دور رہنا چاہیے۔

تم اپنے شکوے کی باتیں نہ کھود کھود کر پوچھو
 حذر کرو مرے دل سے کہ اس میں آگ لگی ہے
 دلایہ درد و الم بھی تو مغتنم ہے کہ آخر
 نہ گریہ سحری ہے نہ آہ نیم شبی ہے
 ۱۔ **شرح :** میرے
 دل میں بے شمار شکوے
 موجود ہیں اور ان کی
 حیثیت ایسی ہے،
 گویا راکھ کے نیچے
 انگارے دبے ہوئے
 ہیں۔ اے محبوب!

تم کرید کرید کر پوچھ رہے ہو کہ آخر تمہیں کیا شکایت ہے؟ خدا کے لیے اس سے قطع نظر کرو۔ اگر تم اس طرح کریدتے رہے تو راکھ کے نیچے سے دبے ہوئے انگارے نکل پڑیں گے اور آگ بھڑک اٹھے گی۔
 راکھ کے نیچے دبے ہوئے انگاروں سے ضبط کیے ہوئے شکوؤں کی تشبیہ بدیع تشبیہ ہے۔

۲۔ **لغات :** مُغْتَنِم : غنیمت سمجھا گیا یعنی غنیمت۔
شرح : اے دل! تو دکھ اور غم سے کیوں گھبرا رہا ہے؟ یہ بھی